قال الله تعالیٰ جل جلاله ان الله مع الصابرین
درین زمان سعادت توامان و اوان تشفق عنوان نسخهٔ چمن
بے خزان بہجت گلستان جنان تجلی افزای باطنی و ظاہری المسمیٰ
ریاض صابری
۱۳۱۴ ہجری
باہتمام خاکسار شعاعر شہنشہ احمد شاہ چشتی صابری قدوسی
قلندری عرف سید فقیر محمد رضا حسینی در مطبع گلزار حسینی طبع گردید
قال النبی صلی الله علیه وسلم من احب شیئاً اکثر ذکره

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل محمد جاورہی

وظیفہ ہے میرا ہر آن اللہ
رہے قایم میرا ایمان اللہ

ہین تیری شان کے قربان اللہ
میرا تو کچھ ہو گر درمان اللہ

ملک ہو تمہین نہ جن ہو نہین غلمان
ہین یا وطین کا ہون انسان اللہ

کہ نہ چھوڑے سوئے نیکی ہو راجع
یہ قلب ہر کسی عنوان اللہ

مرض کو میرے صحت سے بدل دے
پئے الحمد و الرحمن اللہ

تمنا ہے یہ چشتی کی کہ اب تو
مجھے کچھ اپنا دے عرفان اللہ

شمار او نکا کرے کیسے محمد
ہین لا تحصی تیرے احسان اللہ

نعت شریف

غزل خاکسار فدا مؤلفہ رسالہ ہذا

جہان میں جوہر شمشیر جب چمکا محمدؐ کا
تو ملک شش جہت پر ہوگیا قبضا محمدؐ کا

نظر آیا ہے جب سے خواب میں جلوا محمدؐ کا
پھرا کرتا ہے آنکھوں میں میری نقشا محمدؐ کا

اودھر آدم کو بخشا اور ادھر امت کو بخشے گا
اٹھاتا ناز ہے اللہ بھی کیا کیا محمدؐ کا

خدا کی چشم قدرت کیوں نہوتی محو نظارہ
کہ رشک مہر و مہ تھا چہرۂ زیبا محمدؐ کا

نہی پایا گران ٹھہرا مہ کنعان کے بدلے ہی
ترازوے نظر میں حسن جب تولا محمدؐ کا

ہوا صل علیٰ صل علیٰ کا غل ملایک میں
لیا جب نام تو نے اے دل شیدا محمدؐ کا

ق

نبوت کا بیان کیا ذکر ہو اعجاز دیکھو تو
نبیؐ پر بھی شرف رکھتا ہے ہر بندا محمدؐ کا

مسیحا تم باذن اللہ سے مردے جلاتے ہو
جلائے قم باذنی سے غلام ادنی محمدؐ کا

دم پرسش جو پوچھینگے ملک تو کیا بندہ ہے
کہونگا میں کہ ہوں بندا محمدؐ کا محمدؐ کا

عدوے مصطفیٰ لاریب ہے اللہ کا دشمن
وہ ہے اللہ کا پیارا جو ہے پیارا محمدؐ کا

زبان پر جب کبھی آیا تو مصری گھل گئی منہ میں
خدا شاہد ہے کیا ہی نام ہے میٹھا محمدؐ کا

ہوا کرتے ہیں گھر گھر محفل میلاد کی سامان
ترقی پر ہے کیا صل علیٰ چرچا محمدؐ کا

رکھا چاہے سلامت اپنے ایمان کو تو دنیا میں
پڑھا کر دمبدم دل سے فدا کلمہ محمدؐ کا

غزل صادر بمنقبت حضرت غوث الاعظم و خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہما

غوث الاعظمؓ ہوئے ضیائے رسولؐ
اور ہند الولی عطائے رسولؐ

ورد غوث اور ذکر خواجہ کرون
بعد حمد حق و ثنائے رسولؐ

غوثؓ و خواجہؒ کی پیروی کو نہ چھوڑ
یہ ہے امر حق و رضائے رسولؐ

غوث و خواجہ کو جلوی کو ہین رموز — ماسوا اللہ و ماسوائے رسول
یا میرے غوث یا میرے خواجہ — لو خبر پھر حق برائے رسول
جان و دل عارفوں کی نظر و منین — ہے مقام خدا و جائے رسول
ہین علایق کی قید سے آزاد — عامل جائے حق ورائے رسول
شہر بغداد ہے کہ ہے اجمیر — بیت حق ہے کہ ہے سرائے رسول
عرض صادر رہو دین و دنیا مین — عبد معبود و خاکپائے رسول

قصیدہ عالم ربانی فقیر لاثانی حضرت مولانا حاجی حافظ مولوی محمد عبد القادر صاحب محب الرسول قادری بدایونی

میرا ممدوح وہ بحر ہمم کان مفاخر ہے — علی ہے نام جسکا اور لقب مخدوم صابر ہے
حضور خواجہ کے شان جمالی ہین نظام الدین — علاء الدین ہے انکا جلال شان ظاہر ہے
جناب غوث اعظم سے ملا ہے انکو وہ رتبہ — زبان مدح خوان شرح و بیان سے جسکے قاصر ہے
شہا ہو ذات تیری مخزن لطف و عطائے حق — ترا ممنون فضل و جود ہر دیندار و کافر ہے
فدا ہوتے ہین قدسی زائر پیران کلیر پر — زہے بخت رسا اوسکا جو تیرے در کا زائر ہے
بیان کیا مجھسے تیرا وصف عالی ہو تعالی اللہ — خدا کو ہر طرح منظور شاہا تیری خاطر ہے
ہے تیرے فیض بے پایان مین غواص خرد حیران — وجود پاک تیرا فیض حق کا بحر زاخر ہے
بلیات جہان سے اوسکو پھر خوف و خطر کیا ہو — سہارا جسکو ہے تیرا شہا تو جسکا ناصر ہے
کرم کا منتظر لطف و عنایت کی توقع پر — ترے دربار مین حاضر فقیر عبد قادر ہے
تمہارے جد امجد کا یہ ادنی نام لیوا ہے — نہ عابد ہے نہ زاہد ہے نہ عالم ہے نہ شاعر ہے
تیری لطف و عنایت کا بھروسا ہے مجھے شاہا — فقیر خستہ گو پر جرم و پر عصیان و آذر ہے

غزل بقا

آئینگے صابر کا روضا دیکھکر
ہونگے خوش عشاق چہرا دیکھکر

مہر و مہ کی سمت ہم دیکھینگے کیا
نور ذات حق کا جلوا دیکھکر

منکر ان شاہ کو رشک آ گیا
بندہ واصف کا رتبا دیکھکر

آنکھ کہتی ہے کہ چل کلیر کی سمت
دل مین رویت کی تمنا دیکھکر

ہو گئے صابر علی میرے معین
مجھکو بیکس بے وسیلا دیکھکر

کیا بہشت آئے انھین رضوان پسند
آئین جو صابر کا روضا دیکھکر

اب کے مین کلیر کو جاونگا ضرور
چاند مولود النبی کا دیکھکر

قبر سے میری فرشتے چل دئے
آپ کا محو تجلا دیکھکر

مین نے اونکو دیکھکر پائی شفا
وہ ہوئے خوش مجھکو اچھا دیکھکر

جسم سے نکلے میری جان وقت نزع
صورت صابر خدایا دیکھکر

وہ جمال اور وہ مزار اور وہ ضریح
آئے ہم کلیر سے کیا کیا دیکھکر

روح یوسف کہتی ہے صل علا
حسن آل مصطفے کا دیکھکر

رو برو میرے ہین صابر اے بقا
خوش ہوئین جلوا خدا کا دیکھکر

غزل اعجاز بھروچی

یا صابر حق غم مین اگر دل سے نکل جائے
مجبور بھی آفات سے مشکل سے نکلجائے

ممکن نہین صابر کی ولا دل سے نکلجائے
یہہ وہ نہین لیلی کہ جو محمل سے نکلجائے

گل ہی نہین جب گل سے اوڑے رنگ محبت
دل ہی نہین جب بوے وفا دل سے نکلجائے

منہ کیا ہو کہ خورشید قیامت سرِ محشر
نورِ رخِ صابرؒ کے مقابل سے نکلجائے

ممکن نہین ہرگز کبھی۔ ممکن نہین ہرگز
توحید کا رنگ آپکی محفل سے نکلجائے

ہو لطف دمِ سیر چمن نام کا تیرے
نغمہ کوئی منقارِ عنادل سے نکلجائے

آجائے میرے دلمین گرہ رمز کی تنکر
جو پیچ تیری زلف مسلسل سے نکلجائے

یون نکلے تیرے نام پہ مجلس مین تڑپکر
جسطرح کہ بسمل صفِ بسمل سے نکلجائے

ای کاش تڑپکر مین تیرے روضہ پہ جان دون
ای کاش کہین حسرتِ دل دل سے نکلجائے

صابرؒ کا اگر لطف ہو خضرِ ہدایت
ممکن نہین رہرو کوئی منزل سے نکلجائے

رنجور رہو یا صابرؒ برحق کا رکھے ورد
افکار سے آلام سے مشکل سے نکلجائے

اعجاز ہے پھر خاتمہ بالخیر ہمارا
یا صابرؒ برحق نزع مین گر دل سے نکلجائے

غزل بہار احمد آبادی

تلخ ہے زیست کس قدر میری
صابرؒ پاک لو خبر میری

بس مدد کیجیے ادھر میری
شرم رکھ لیجیے ادھر میری

گر نظارہ حضورؒ کا ہو جائے
ہو تصدق ابھی نظر میری

درِ صابرؒ کو دیکھون نظرون سے
آرزو ساری آئے بر میری

مین کہان اور کہان رہِ کلیر
میرے آقا نے لی خبر میری

جان بلب ہون فراقِ صابرؒ مین
ہو گئی آہ بے اثر میری

نظر آئے رخِ علی احمدؒ
یہ دعا ہے دمِ سحر میری

ہو نہ مٹی خراب ای مخدومؒ
تیری فرقت مین در بدر میری

شوق کلیر بہت ہے پہنچے خبر — اے طریقت کے راہبر میری
صابرؒ پاک کی جدائی میں — خون روتی ہے چشم تر میری
تیری راحت نے شہ دیا رتبہ — ق — آج حرمت ہے کسقدر میری
محوِ تعظیم اہلِ محفل ہیں — قدر کرتا ہے ہر بشر میری

درِ صابرؒ پہ صبح و شام بہار
عمر ہوتی ہے کیا بسر میری

غزل مسکین بھڑوچی

ازل سے ہے میرے دل میں ولائے حضرتِ صابرؒ — لبوں پر ہو نہ پھر کیونکر ثنائے حضرتِ صابرؒ
تپ خورشید فرقت جان لینے پر ہے آمادہ — ترحم اے لب معجز نمائے حضرتِ صابرؒ
کہونگا روز حشر اللہ سے تو بخشدے مجھکو — برائے حضرتِ صابرؒ برائے حضرتِ صابرؒ
فریدون و سکندر جاہ دارا بزم جم رتبہ — ہے اقلیم جہاں میں ہر گدائے حضرتِ صابرؒ
کچھ ایسا کر دیا ہے میری آنکھونکو تصور نے — نظر آتا نہیں کوئی سوائے حضرتِ صابرؒ
مشامِ جان پہ میرے نافۂ آہو کا دھوکا ہے — شمیم افزا ہے کیا زلفِ رسائے حضرتِ صابرؒ
میرے لب پر یہ ہوگا دیکھکر خورشید محشر کو — کرم اے ظلِ دامانِ قبائے حضرتِ صابرؒ
وہ روضہ ہے کہ جسکا وصف مجھسے ہو نہیں سکتا — مگر ہے غیرتِ جنت سرائے حضرتِ صابرؒ

میرے مرشد یہ فرماتے ہیں تو بھی نے سے قربان ہو
کہ اے مسکین میں بھی ہوں فدائے حضرتِ صابرؒ

خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

درِ شاہ پر چیز کیا بٹ رہی ہے — تمنائے عشقِ خدا بٹ رہی ہے

دم شاہ کلیر سے ہر باغ دل کو — بہار ولا ای صبا بٹ رہی ہے
اٹھا لائے زائر تیرے در کی مٹی — مریضون کو خاک شفا بٹ رہی ہے
زہے بذل دربار سلطان کلیر — کہ عشق خدا کی قبا بٹ رہی ہے
وہ ہین محو تقسیم گنج ولایت — عجب دولت بے بہا بٹ رہی ہے
شب عرس باب کریم و سخی پہ — کرم بٹ رہا ہے عطا بٹ رہی ہے
چلو کلیر ای عاشقان محمد — وہان حب خیر الورا بٹ رہی ہے
یہ جود سے اونکے عرفان کی دولت — پسند دل ہر گدا بٹ رہی ہے
کھلا ہے در فیض سلطان کلیر — ہر اک شے برائے خدا بٹ رہی ہے
حجاب رخ پاک صابر اٹھا ہے — غریبون کو جنس لقا بٹ رہی ہے

چلو تم بھی کلیر کو شوق طلب مین
کہ نعمت وہان ای فدا بٹ رہی ہے

غزل سائل

ساغر مئے عرفان کا پلا کیون نہین دیتے — صابر ہے مجھے مدہوش بنا کیون نہین دیتے
وہ شربت دیدار پلا کیون نہین دیتے — بیمار محبت کو دوا کیون نہین دیتے
تو وہ خس و خاشاک سوا اللہ کا بنا ہون — تم عشق کی آتش سے جلا کیون نہین دیتے
یہ زیست ملے خاک مین ای فرقت صابر — ہمدم مجھے مرنیکی دعا کیون نہین دیتے
صابر ہے مجھے اس برزخ کبری کی ہوس ہے — محبوب الہی سے ملا کیون نہین دیتے
منظور ہے ملنا ہی مجھے ذات مین انکی — میرے لئے وہ حکم قضا کیون نہین دیتے
مین مصحف عارض کی تجلی سی ہون بیہوش — ہمدم مجھے قرآن کی ہوا کیون نہین دیتے

خاکِ دروالا سے ہو ملنے کی تمنا
صابرؒ مجھے مٹی مین ملا کیون نہین دیتے

سایل ہے اگر آپ کے گھر آمد صابرؒ
تم زیر قدم آنکھین بچھا کیون نہین دیتے

غزل نسیم احمد آبادی

مین اگر کلیر کو پہنچون کیا کرون
روضۂ مخدوم کو دیکھا کرون

دی ہے خالق نے جو گویائی مجھے
وصف کیون ولے نہ صابرؒ کا کرون

پڑھکے مین وصفِ دُرِ دندان شاہ
نظم پر صدقے در یکتا کرون

قاضی کلیر سے ذمدان نے کہا
آمد قہر خدا ہے کیا کرون

ساقی کوثر کے پیارے تا بہ کے
شربت دیدار کو ترسا کرون

میرے حق مین ذاتِ صابرؒ ہو مسیح
کیا مداوا درد فرقت کا کرون

یاد کاکل مین ہو لازم رات بھر
وردِ واللیل اذا یغشیٰ کرون

آپ کا ہو کر سوا مین آپ کے
کس سے قیمت کا مری شکوا کرون

گر ترے در کا مجھے گوہر ملے
سیب جنت کی نہ مین پروا کرون

آپ جانِ غوثؒ و خواجہؒ مین حضور
آپ کا رتبہ مین کیا انشا کرون

تابکے گجرات مین رہکر نسیم
فرقتِ مخدوم مین تڑپا کرون

غزل اعجاز بھروچی

مہ عرفان شہ امجد علاؤالدین علی احمدؒ
دلِ حیدرؒ گلِ احمدؒ علاؤالدین علی احمدؒ

تمہاری شان و رفعت کا بیان ہو بھی تو کیونکرؒ
تمہاری عرش ہو مسند علاؤالدین علی احمدؒ

جو منکر ہو کرامت کا جو منکر ہو جلالت کا
وہ ہو ملحد وہ ہو مرتد علاؤ الدین علی احمدؒ

نظر مین چشم مین دل مین جگر مین جسم مین جان مین
کھنچے پورا تمھارا قد علاؤ الدین علی احمدؒ

دم مرون عوض فردوس کے ہمین مقابل ہو
تمھارے روضہ کا گنبد علاؤ الدین علی احمدؒ

اجل آئے تو آئے دشت مین پیران کلیر کے
بنے میرا وہین مرقد علاؤ الدین علی احمدؒ

تمھارا عاشق و شیدا تمھارا ہی ہو مجنون
مجھے گویا ہون نسبت ہے علاؤ الدین علی احمدؒ

گنہگار ہم سبکے ہم خطاوار ہم پشیمان ہم
معین لیکن و ملجا دار و علاؤ الدین علی احمدؒ

تو ہی خورشید ایمانم تو ہی ماہِ دل و جانم
ندارم غیر تو مقصد علاؤ الدین علی احمدؒ

شہنشاہ دو عالم آپکے عشق و محبت کا
عطا ہو بکبر و جلقد علاؤ الدین علی احمدؒ

برائے ضعف ایمان ازرہ اثبات بنجاے
نفس کی یہ شد و آمد علاؤ الدین علی احمدؒ

تمھین ہو منبع احسان تمھین ہو مخزن عرفان
تمھین ہو گوہر مقصد علاؤ الدین علی احمدؒ

تمھین کعبہ تمھین قبلہ تمھین آقا تمھین مولے
تمھین امجد تمھین اسعد علاؤ الدین علی احمدؒ

خدنگ عشق سے بسمل ہے دل پہلو مین ہو جاے
عیان ہو کوئی ایسی زد علاؤ الدین علی احمدؒ

وظیفہ آپکے اعجاز کا یہ تا قیامت ہو
علاؤ الدین علی احمدؒ علاؤ الدین علی احمدؒ

غزل حسین فیضپوری

دکھاؤ وہ چہرہ دکھانیکے قابل
سونگھاؤ وہ زلفین سونگھانیکے قابل

بہت ناتوان دل ہے بندیکا آقا
نہین بار فرقت اٹھانیکے قابل

یہ دل اپنا زاہد کا دل تو نہین ہے
کہ ہو حور جنت یہ آنیکے قابل

یہ دیوانہ زلف صابر نہین ہے
بلاؤنکے پھندے مین آنیکے قابل

ادھر بھی نسیم کرم آئے صابر
کہ ہو غنچۂ دل کھلانیکے قابل

بچا لو کہیں بحرِ عصیاں سے صابر
ہے کشتی مری ڈوب جانیکے قابل

شہنشاہ کلیر کی ہو ذاتِ والا
یقین اور ایمان لانیکے قابل

جلادے مجھے اپنی ٹھوکر سے مجھکو
کہ ہے میرا مردہ جلانیکے قابل

حسین اب تو فیضِ جنابِ حسن سے
ہوئے شعر تیرے سنانیکے قابل

غزل تحسین احمد آبادی

ہو گیسوئے مخدوم کا سودا مرے سر میں
دیوانہ رہوں دیدۂ مردم کی نظر میں

ہے خواہشِ تحسین کہ یہ سودا ہے سر میں
صابر کا وظیفہ رہے کلیر کی سفر میں

یکتائی کا رتبہ ہے ترا جن و بشر میں
ثانی ترا کوئی بھی نہیں بحر میں بر میں

ارمان کسی دن دل ناشاد کے نکلیں
دیکھوں ترا جلوا کبھی بیٹھے ہوئے گھر میں

جس شخص نے جو آپ سے مانگا وہی پایا
ہیں نعمتیں اللہ کی مخدوم کے گھر میں

ہوں قادری شطاری میں اور صابری چشتی
واعظ مجھے ڈالیں نہ قیامت کے خطر میں

کہہ بلبل دل سونگھلے اُس دشت کے کانٹے
دیکھی ہو جو ایسی کبھی خوشبو گل تر میں

واعظ تجھے کیا سمجھے کہ تو کون ہو کیا ہے
جلوہ ترا نیرنگ ہے ہر چشم بشر میں

اللہ رے خالِ رخ صابر ترا یہ تو
ضو مہر میں پائی نہ تجلی یہ قمر میں

کیا عارضِ پر نور سے اُنکے لے نسبت
دیکھے نظر آتے ہیں مجھے روئے قمر میں

کیوں کر نہ بر آئے دل تحسین کی تمنا
شامل ہے ترا نام دعاؤں کے اثر میں

غزل اخلاص

فلک پہ بلبل دل نغمہ خوان ہو
زمین کلیر کی رشک بوستان ہے

وہ ہے نور نگاہ بنت احمدؐ
شہنشاہ ولایت کی وہ جان ہے

وہ فرزند جناب غوث اعظمؒ
حسنؓ کا لاڈلا ہو اہل شان ہے

وہ ہے آئینہ رخسار صابرؒ
کہ حیران آفتاب آسمان ہے

دم تحریر وصف رنگ عارض
سر قرطاس خامہ گلفشان ہے

کلس ہے روضہ صابر کا خورشید
زمین کلیر کی رشک آسمان ہے

مسیحائی دکھا ای وصل صابرؒ
غم فرقت سے بندہ نیمجان ہے

بنی ہے یہ بھی شمع دشت ایمن
کسیکا وصف رخ ورد زبان ہے

بھرا ہے دلمین عشق حسن صابرؒ
تیری ای حور گنجائش کہان ہے

رولاتا ہے غم فرقت کچھ ایسا
میری آنکھون سے اک دریا روان ہے

ملائک مرحبا کیون کہہ رہے ہین
تو اے اخلاص کسکا وصف خوان ہے

خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

کیونکر نہ عشق دیکھے مجھ زار کا تماشا
ہے دل پسند عیسی بیمار کا تماشا

ای نور چشم احمدؐ فرزند غوث اعظمؒ
آنکھون کو میری دکھلا دیدار کا تماشا

ای روز حشر تیرے عشاق منتظر ہین
سنتے ہین عام ہوگا دیدار کا تماشا

مین کون تھا مین کیا تھا کیا دعوہ انا الحق
منظور یار لیکن تھا دار کا تماشا

دوکان عشق صابرؒ دلمین کھلی ہوئی ہو
کیون ہو نہ ماسوا اللہ بازار کا تماشا

گاہے نفخت فیہ اور گاہ نحن اقرب
پیش نظر ہے میرے اسرار کا تماشا

بزم ازل میں اوسنے وقت الست دیکھا
اصرار کا تماشا اقرار کا تماشا

یوسف میں بنکے آیا میں ہی بنا زلیخا
منظور مصر یوتھا بازار کا تماشا

ای عشق شاہ کلیر بندہ تیرے تصدق
آنکھوں نے دیکھتا ہے اسرار کا تماشا

ہر گل میں ہر شجر میں وحدت کا رنگ پایا
بلبل میں بنکے دیکھا گلزار کا تماشا

تھا لفظ لن ترانی شایان شان موسے
میں ہوں کہ دیکھتا ہوں انوار کا تماشا

جاتے ہیں سوادا سے کلیر کی رہ میں زایر
ہر ہر قدم پہ دیکھو رفتار کا تماشا

اورنگ معرفت پر بیٹھا ہی شاہ کلیر
آنکھوں کو ہے میسر دربار کا تماشا

جلوہ دکھانے آئے سر کوہ طور دل وہ
موسی میں بنکے دیکھوں دیدار کا تماشا

ای وجد گر گذر تو محفل میں صوفیوں کی
دکھلائیگا فدا بھی اشعار کا تماشا

غزل بہار احمد آبادی

جلوہ مخدوم کو ترسا کروں
پھر نہ میں رویا کروں تو کیا کروں

کبتک اوس صورت کو میں ترسا کروں
کبتک ای مخدوم میں رویا کروں

مجھسے کہتی ہی یہی فرقت میں آنکھ
جوش رقت سے روان دریا کروں

بخت گر پہنچائے کلیر میں مجھے
روضۂ صابر کو میں دیکھا کروں

نقد جاں تک دیکے اس بازار میں
الفت صابر کا میں سودا کروں

ہو نہیں سکتا ہے کلیر کا سفر
ای میرے مخدوم صابر کیا کروں

ہی تمنا صورت مرشد میں اب
جلوۂ مخدوم کو دیکھا کروں

دیکھلوں گر ای درِ صابر تجھے
جان و دل قربان ابھی اپنا کروں

حسن صابر کا ہون رضوان شگفتہ
روضۂ کلیر کے صحن پاک پر

حور جنت کو مین لیکر کیا کرون
دل ہی گویا ہے مین نذرا کرون

خامۂ طوبیٰ جو ہاتھ آئے بہار
وصف قامت انکا مین انشا کرون

غزل حسن فیضپوری

جلوۂ صابر میرے دلمین نظر آنے لگا
شکل موسیٰ مجھکو برق طور دکھلانے لگا

لب پہ واعظ جب ثنا فردوس کی لانے لگا
حضرت صابر کا روضہ مجھکو یاد آنے لگا

پھر خیال گیسوئے صابر جھے آنے لگا
صورت سنبل میرے دلکو پھر الجھانے لگا

ہر جبل کلیر کا رشک طور سینا ہو گیا
جب تجلا حسن کا اپنے وہ چمکانے لگا

دیدۂ باطن سے دیکھا دلکے آئینہ مین جب
جلوۂ حق روئے صابر مین نظر آنے لگا

حضرت صابر کے چہرے کی تجلی دیکھکر
آفتاب آسمان غیرت سے چکرانے لگا

واہ کیا گنج شکر کے بھانجے کا نام ہے
لب پہ آتے ہی شکر کا سا مزا آنے لگا

رویت صابر مجھے رویا مین بھی حاصل نہین
بخت خوابیدہ میرا کیون مجھکو ترسانے لگا

پاکے آج ایمائے آل رحمۃ للعالمین
ابر رحمت معرفت کا مینہہ برسانے لگا

کسطرح حال جلال حضرت صابر لکھون
وقت لکھنے کے قلم کاغذ پہ تھرانے لگا

صورت برق طپان ہجر علاوالدین علی
اے حسن اپنا دل بے صبر تڑپانے لگا

غزل اعجاز بھروچی

چشم و دل مین سما گیا صابر
نظر آتا ہے جا بجا صابر

دونون عالم کے ہیں جلوہ ہے وہ دو طرفہ آئینا صابرؒ
ہے نبیؐ و علیؓ کا نور بصر غوثؓ و خواجہؒ کی ہو ضیا صابرؒ
سر روشن ہو غوثؓ کا مخدوم مہر پیران چشت کا صابرؒ
مشکلین ہوتی ہین وہین آسان جب نکلتا ہے منہ سے یا صابرؒ
صاف قرآن گواہ ہے اسکا ساتھ تیرے ہو خود خدا صابرؒ
نزع مین قبر مین قیامت مین ہے تیرا مجھکو آسرا صابرؒ
لب دل کا وظیفہ ہے مخدوم ورد جان و جگر ہے یا صابرؒ
مئے الفت پلا وہ یا مولا ہر بن مو کہے انا صابرؒ
ہان خدا جانے یا فنا جانے تجھکو کیا جانے دوسرا صابرؒ

وِرد اعجاز ہے یہ صبح و مسا
یا معینؒ یا فریدؒ یا صابرؒ

غزل چشتی جاوری

منکشف کسپہ نہین خلق مین حال صابر شمس کیطرح سے تابان ہین کمال صابرؒ
کوئی سنت نہوئی ترک علیؓ احمدؐ سے نص قرآن کے مطابق تھو مقال صابرؒ
کی دعا گنج شکرؒ نے کہ رہے محشر تک گلشن چشت مین سر سبز نہال صابرؒ
بخشدے احمد مختار کی امت کو غفور پیشتر تھا یہی خالق سے سوال صابرؒ
آپکے حکم سے مسجد نے کیا تھا سجدہ پانی پتھ مین یہ کھلا جاہ و جلال صابرؒ
دیکھکر خلق یہ کہتی تھی فریدالدین کے نور باطن سے بڑھا نور جمال صابرؒ
غوث الاعظمؓ کے پڑوتے ہین شکر گنج کو خوش معتقد کیون نہون مین سُنکے یہ حال صابرؒ

ذکر اللہ فقط قوت تھا بائیس برس
اولیا کوئی نہ صابرؒ تھا مثالِ صابرؒ

کلمہ پڑھکر دم آخر یہہ کہا صابرؒ نے
بیدِ الحمد ہوا نیک مآلِ صابرؒ

یہ بھی ممدوح کے ہے زور کرامت کا اثر
نثر سے نظم کیا میںنے یہ حالِ صابرؒ

ذہن مین میرے سمایا کہ کھبا خاطر خواہ
اہو فدا آپ کی آنکھو نمین جمالِ صابرؒ

یا الٰہی یہ پذیرا ہو دعا چشتی کی
خواب مین مجھکو میسّر ہو وصالِ صابرؒ

غزل نسیم احمد آبادی

عشق صابر میرا جو ہمدم ہو
اوہی اور دل کا عالم ہو

تم سرورِ رسولِ اکرم ہو
راحت جانِ غوث اعظمؒ ہو

تم پسِ حضرت فرید الدین
افضل و اعظم و مکرّم ہو

ہو جو بندہ گدائے صابرؒ کا
رشک دارا و قیصر و جم ہو

پانی پانی ہو ابر خجلت سے
ہجر صابر مین آنکھ گر نم ہو

ہے علو رتبہ علاؤ الدین
کیون نہ در پر سر فلک خم ہو

میرے حامی ہین آپ صابر پاک
روز محشر کا کیون مجھے غم ہو

ماہر راز کبریا ہو تم
حق کے پیارے نبیؐ کے ہمدم ہو

غم والد مین چپ رہے اک سال
غم اگر ہو تو آپ سا غم ہو

لامکان آپ کا ہے ایک مقام
آپ جاتے فلک پہ پیہم ہو

اولیا مین تمھین ہو صابرؒ حق
رازدار خدائے عالم ہو

فرحتِ دل ہو عاشقون کے لئے
دافع ہر الم ہو ہر غم ہو

صابری ہون مین چشتیو نکین نسیم
عشق مخدوم دل سے کیا کم ہو

غزل تحسین احمد آبادی

دیکھ منکر میرے مخدوم کا رتبا کیا ہے
نشان صابر مین نہ کر بحث تو بکتا کیا ہے

مجھکو صابرؒ کے سوا کچھ نظر آتا ہی نہین
لوگ کہتے ہین یہ دیوانہ ہو سودا کیا ہے

ہوگئی کشتی امید روان ہر اک کی
فیض کا حضرت صابرؒ کے بھی دریا کیا ہے

اوٹھکے چلدے دل بیتاب طرف کلیر کے
دیکھ بھی خطۂ گجرات مین رکھا کیا ہے

پھر رہی ہے مری نظرو نمین زمین کلیر
اسکے آگے چمن خلد کا نقشا کیا ہے

نہین دیکھا ابھی خال رخ صابر تونے
اسطرح اوج پہ خورشید چمکتا کیا ہے

مجھکو کیا چاہیے خاک در اقدس کے سوا
نہ ملے تاج سلیمان کا تو پروا کیا ہے

آپ کا مال ہے جو چاہیے کیجیے اسکو
اختیار اس دل آشفتہ پہ میرا کیا ہے

دل لگی مجھسے یہ زاہد نہین اچھی سر وقت
مین تڑپتا ہون تو کہتا ہے تماشا کیا ہے

مطلع نور سراپا ہے ترا صابرؒ پاک
مہ و خورشید مین گویا کہ یہ جلوا کیا ہے

ہوگا محشر مین فرشتون کی زبان پر تحسین
مرحبا صل علی واہ قصیدہ کیا ہے

خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

یہ صابرؒ سے ہم التجا کر چکے ہین
طلب عشق کی بار ہا کر چکے ہین

خمیدہ سر اوس در پہ کیا کر چکے ہین
نماز محبت ادا کر چکے ہین

کرم اور بھی عشق کا کر چکے ہین
مجھے اور بھی مبتلا کر چکے ہین

میرے دل میں وہ اپنی جا کر چکے ہیں
اندھیرے مکاں میں ضیا کر چکے ہیں

مرض ہجر صابرؔ کا جاتا نہیں ہے
مسیحا کی بھی ہم دوا کر چکے ہیں

ابھی اور بھی دل گرفتار ہونگے
وہ آراستہ زلف کیا کر چکے ہیں

خبر ہے کہ رکھنا تم اپنا ہی کر کے
یہ ہم عرض وقتِ دعا کر چکے ہیں

زہے بخت جان عشق صابرؔ میں اپنی
فنا کر چکے ہیں فنا کر چکے ہیں

وہ ہو ذات مخدوم صابرؔ کہ جسکی
صفت سرور انبیا کر چکے ہیں

مجھے دے چکے ہیں محبّت کی دولت
مجھے منعم و دوسرا کر چکے ہیں

ازل سے فدا جان کو اپنی ہم اوپر
فدا کر چکے ہیں فدا کر چکے ہیں

غزل سیّد منگلوری

خلد یا دولت دیدار خدا دیتے ہیں
میں بھی دیکھوں میرے صابرؔ مجھے کیا دیتے ہیں

آپ جب رخ سے نقاب اپنے اٹھا دیتے ہیں
جلوۂ نور خدا سب کو دکھا دیتے ہیں

پڑھ کے وصفِ رخ رنگین جناب صابرؔ
لے تجھے بزم سخن باغ بنا دیتے ہیں

طالب خلد کو کرتے ہیں عطا خلد بریں
طالب حق کو وہ خالق سے ملا دیتے ہیں

ملتجی آپ کسی کا نہیں ہونے دیتے
میری خواہش سے کہیں مجھکو سوا دیتے ہیں

رکھتے ہیں اہل یقین سر کو ترے قدموں پر
ہاتھ میں ہاتھ ترے مرد خدا دیتے ہیں

کوئی صابرؔ تو کوئی کہتا ہو صابرؔ پیارا
تیرے عاشق تجھے القاب بھی کیا دیتے ہیں

جلوۂ عارضِ روشن سے جو عشق آیا ہے
مجھکو قرآن کی ہوا خواہ ہوا دیتے ہیں

واشطلو ہیندۂ صابر سے نہ بچشو دیکھو
تمکو ہم صاف یہ کہتے ہیں جتا دیتے ہیں

پوری ہوجاتی ہے جو خواہش دل ہوتی ہے
جب کبھی واسطہ خالق کو ترا دیتے ہین

وہ تو وہ آپکے در کے جو ہین ادنا خادم
بات کی بات مین مردونکو جلا دیتے ہین

بات میری بھی تو رکھ لینگے وہی اے سید
کام بگڑے ہوئے جو سب کے بنا دیتے ہین

غزل اعجاز بھروچی

مین قربان تجھپر ہوا چاہتا ہون
مین جان تجھپہ صابرؒ دیا چاہتا ہون

بنالے بنالے مجھے اپنا صابرؒ
یہی تجھسے صبح و مسا چاہتا ہون

نہ جنت کا طالب نہ حورونکا خواہان
مین تیرا ہی عاشق ہوا چاہتا ہون

دکھا اپنا جلوا بنا اپنا شیدا
سوا اسکے مین اور کیا چاہتا ہون

مجھے جلد بلوالے پیران کلیر
مین تیری زیارت کیا چاہتا ہون

گدائی تیرے در کی ملجائے مجھکو
نہ شاہی نہ ظلّ ہما چاہتا ہون

مجھے عشق ہی دے مجھے عشق ہی دے
یہی تجھسے وقت دعا چاہتا ہون

رہون سرخرو حشر کے دن بھی مولے
یہی تجھسے پھر فنا چاہتا ہون

تری ذات مین جو فنا ہوگئے ہین
فنا مین انھین مین ہوا چاہتا ہون

عطا کر محمدؐ کی خواجہؒ کی الفت
اور اسیر مین تیری ولا چاہتا ہون

دل و جانسے اعجاز صابرؒ کا بندہ
ہوا چاہتا ہون بنا چاہتا ہون

غزل حسین فیضپوری

التجا ہے مجھے کلیر مین بلا لو صابرؒ
اپنا روضہ میری آنکھونکو دکھا دو صابرؒ

مہ و خورشید فلک نور پہ نازان ہین بہت / اب تو پردہ رخ تابان سے اٹھاؤ صابرؒ

اور بھی کیفیت انگیز طبیعت ہو جائے / تم اگر دور مئ عشق پلاؤ صابرؒ

میری آنکھونکو ہو پھر نور الٰہی کی ہوس / پھر مجھے چہرۂ پر نور دکھاؤ صابرؒ

حسرت مشک غزالان ختن کب ہے مجھے / نکہتین گیسوئے مشکین کی سونگھاؤ صابرؒ

عرض فرش میرے گھر سے ترے روضہ تک / اپنی آنکھونکو بچھاتا ہون تم آؤ صابرؒ

نور ایمان کیطرح دلمین میرے آ بیٹھو / قد تونے ہی یہ ویرانہ بساؤ صابرؒ

جان دی ہجر مین بیمار تپ الفت نے / پھر تم اب لب جان بخش ہلاؤ صابرؒ

شوق ہے عرس کا آتا ہے ربیع الاول
اپنے کلیر مین حسن کو بھی بلاؤ صابرؒ

غزل حسین بھڑوچی

کانپ اٹھا ہے یہ دل کیا دیکھکر / فرقت صابرؒ کا صدما دیکھکر

عاشق مخدوم صابر ہے یہی / کہتے ہین سب میرا چہرا دیکھکر

اونکے تلوون سے ملا کرتا ہون آنکھ / آتے ہین جو اونکا روضا دیکھکر

حوریان عدن شیدا ہو گئین / حضرت صابر کا شیدا دیکھکر

عشق ہے دلمین علاؤالدین کا / آنکھ ہے پر نور جلوا دیکھکر

کہتے ہین سب یہ ہے صورت غوث کی / چہرۂ صابرؒ کا نقشا دیکھکر

روئیان روئیان کانپ اٹھتا ہے میرا / نظم مین نام اونکا لکھا دیکھکر

عشق صابرؒ دلمین زاہد کے بڑھا / خاتمہ بالخیر میرا دیکھکر

سوئے کلیر لے چل اے شوق دروں / آؤن مین بھی اونکا روضا دیکھکر

جھک گیا سر ہو گمان کچھ اور ہی
آپکا نقش کف پا دیکھکر

بندۂ صابر کہا کرتے ہین لوگ
صابری سر پہ عمامہ دیکھکر

لطف اونکا پھر تسکین آگیا
عشق کی راہون مین تنہا دیکھکر

کسکی آنکھون مین جگہ پائیگا یہ
کہہ رہا ہون دل کو سرما دیکھکر

عاشق صابر ہون ڈراؤ آسمان
آہ و نالہ میرا برپا دیکھکر

مین ازل ہی سے ہوا عاشق حسین
حسن مخدوم دل آرا دیکھکر

غزل شاغل

رہبری کرتی ہے عالم کی ہدایت اونکی
کام ناکامونکے آتی ہے عنایت اونکی

کوئی دم دلسے نکلتی نہین حسرت اونکی
پھرتی ہر آٹھ پہر آنکھون مین صورت اونکی

کوچۂ پاک مین صابر کے ہو مسکن جنکا
خوش مقدر وہ ہین جاکر ہے جنت اونکی

مہربان ہوکے کبھی مجھکو اوسی جا لے چل
جس زمین پر فلک پیر ہے تربت اونکی

جسقدر دلمین تمنائین ہین وہ برآئین
مجھپہ تھوڑی سی جو ہوجائے عنایت اونکی

کیا کرون مین نہ اگر صبر کرون فرقت مین
ورد دل کہنے سے ہوتی ہے شکایت اونکی

کیون لبون سے نہ نکلتا رہے صابر صابر
مشغلہ دل سے ہے شاغل مرا مدحت اونکی

غزل اُنس بھروچی

میرے عشق مین لطف صابر عجب ہے
غم و رنج کے بدلے عیش و طرب ہے

سمایا ہے آنکھون مین صابر کا جلوہ
دل آشفتۂ حسن محبوب رب ہے

بھڑکتی رہے آتش عشق و لمین
مزا عشق صابر کا واللہ عجب ہے

دکھا شکل للہ کلیر کے سلطان
ترے عشق مین حال میرا عجب ہے

صبا جاکے للہ صابر سے کہہ دے
ترا عاشق زار اب جان بلب ہے

وہ صورت نہان ہو جو پیش نظر تھی
غضب ہے غضب ہو غضب ہے غضب ہے

بلاتے نہین کیون حضوری مین مولا
خفا گر نہین ہو تو پھر کیا سبب ہے

نہ دہلیز صابر سے سر اٹھنے پائے
خبردار اے دل یہ جائے ادب ہے

میری نعش مدفون ہو کلیر مین صابر
اگر ہے تو ارمان یہی و لمین اب ہے

پلادے خدارا مئے جام عرفان
کہ مدت سے یہ انس بھی تشنہ لب ہے

غزل خاکسار فدا مولف رسالہ ہذا

دل میرا مائل ہے آل سید لولاک پر
کیون نہو چرچا میرے اشعار کا افلاک پر

باعث درد و غم فرقت نکلتے ہین جو اشک
ہے گمان بحر روان کا دیدۂ نمناک پر

روز و شب سرگرم اوصاف علاؤالدین ہون
رشک آتا ہو ملائک کو میری ادراک پر

آجتک چشمہ ولایت کا روان کلیر مین ہے
فیض بخشی ختم ہو صابر کی ذات پاک پر

اوڑکے جائے روبروئے روضہ کلیر شریف
پائے گر اے کاش یہہ دو چار مشت خاک پر

کوئے صابر سے جو لیجائینگے جنت مین ملک
دامن گل کا گمان ہوگا دل صد چاک پر

مین ہون اور اوصاف صابر کا ہے میدان وسیع
طعنہ زن ہو طبع میری توسن چالاک پر

روضۂ صابر تک اوڑکر دم مین جا پہنچا ہو
مرغ دل نے پائے ہین کیا تیز پر چالاک پر

زائران روضۂ صابر کے صدقے میری جان
پھول رکھنے آئے ہین میری لحد کی خاک پر

یا علاؤ الدینؒ تمھین سے اب میری فریاد ہے
آسمان نے ڈھائے ہین کیا کیا ستم غمناک پر

ملکے مٹی مین بشر مین بوسہ گاہ جن و انس
پانون رکھدین حضرت صابرؒ جو میری خاک پر

آپ کا نانا ہے یا صابرؒ شفیعؐ عاصیان
کیا مجھے خوف قیامت اس دل بیباک پر

مسند جم کا نہ ہو خواہان وہ یا صابر کبھی
ہو اگر بستر فدا کا تیرے در کی خاک پر

غزل بہار احمدآبادی

جلوہ صابرؒ سمایا آنکھ مین
ہے قد صابر کا سایا آنکھ مین

صورت صابرؒ کو مردم کیطرح
جن و انسان نے بٹھایا آنکھ مین

مجھ مریض فرقت مخدوم کو
جسنے دیکھا اشک لایا آنکھ مین

کی نظر جس سمت آقا نے میرے
حال ہر خادم کا پایا آنکھ مین

ہے نگاہ لطف سب پر ایکسان
جو کوئی آیا سمایا آنکھ مین

خانۂ دل سے نکلکر واعظو
مرتبہ اشکون نے پایا آنکھ مین

آہ نے پھونکا دل وجان وجگر
شعلۂ فرقت سمایا آنکھ مین

ہجر صابرؒ جوشش رقت سو تیرے
آنسوؤن نے گھر بنایا آنکھ مین

زاہدان خشک کو اس باغ مین
خار کے مانند پایا آنکھ مین

ہو گئی زائل بصیرت سے دوئی
خاک کلیر جب لگایا آنکھ مین

صورت صابر بہار آئی نظر
نور قدرت کا سمایا آنکھ مین

غزل مصطفی منگلوری

جس دل مین کہ صابر کی ولا ہو نہین سکتی
اوس پر نظر لطف خدا ہو نہین سکتی

ایمان ہو وہ حضرت صابر کی محبت
دل سے یہ کسیطرح جدا ہو نہین سکتی

جو آنکھ ہو جلوۂ صابر سے منور
وہ قابل دیدار خدا ہو نہین سکتی

کیون مجھکو چھڑاتے نہین اس نفس لعین سے
بندہ کی کمک آپ سے کیا ہو نہین سکتی

کس کسکو ترے جلوہ نے بیہوش کیا ہے
تعریف تری نور خدا ہو نہین سکتی

کیون عشق مین صابر کے گذرتے نہین جی سے
کیا دل کی طرح جان فدا ہو نہین سکتی

جبتک کہ نہ دین واسطہ صابر کا خدا کو
مقبول کبھی کوئی دعا ہو نہین سکتی

بے راہبری کے ترے یہ عشق کی منزل
طے مجھسے تو اے مہر لقا ہو نہین سکتی

کیا پار ہو کشتی مری دریائے ہوس سے
تیرے بجز اے بحر عطا ہو نہین سکتی

غزل حسن قصبپوری

اگر دلمین ہے عشق والائے صابر
تو ہے سرمین بھی اپنے سودائے صابر

تمنا ہے کلیر مین بلوائے صابر
مجھے روضۂ پاک دکھلائے صابر

میرے دلمین ساکن ہو الحمد للہ
تمنائے خواجہ تولائے صابر

یہ آنکھین لب شوق سے کہہ رہی ہین
کہین دیکھ لین روئے زیبائے صابر

کرون شوق سے اپنی آنکھون کا سرمہ
جو ملجائے خاک کف پائے صابر

نہ ہو حور جنت پہ آشفتہ زاہد
جو ہو جائے محو تولائے صابر

ملا دو کہین ابتو اے خضر مجھسے
مین ہون ایک مدت سے جویائے صابر

کریگا میری قبر کو کیون نہ روشن
جو ہے دلمین داغ تمنائے صابر

وہ آل نبی ہین وہ اولاد حیدر
بیان مجھسے کیا ہون شرفہائے صابر

بڑھے میرا شوق تصور کچھ ایسا
میں جس سمت دیکھوں نظر آئے صابرؒ

حسن مجکو وہ روئے گلگون دکھائیں
میرا بلبل دل ہے شیدائے صابرؒ

غزل اعجاز بھڑوچی

میں بندہ ہوں میں بردا ہوں علاؤ الدین صابر کا
میں عاشق ہوں میں شیدا ہوں علاؤ الدین صابر کا

ازل سے عشق رکھتا ہوں علاؤ الدین صابر کا
ہمیشہ نام لیتا ہوں علاؤ الدین صابر کا

سحر ہوتے ہی یہ خورشید انور صاف کہتا ہے
کہ میں نقش کف پا ہوں علاؤ الدین صابر کا

قطاہر اے مسیحا دیکھتے ہو مجکو تم مردہ
خبر بھی ہے میں کشتا ہوں علاؤ الدین صابر کا

فدا ہو کر فدا پر زندگی کا لطف پایا ہے
فدائے روئے زیبا ہوں علاؤ الدین صابر کا

میں اک جان تمنا ہوں میں اک چشم تماشا ہوں
میں اورنگ تماشا ہوں علاؤ الدین صابر کا

نظر آتے ہیں اللہ اور محمدؐ غوثؒ اور خواجہؒ
نظارہ جب میں کرتا ہوں علاؤ الدین صابر کا

کہیں کیونکر نہ صوفی مجھکو چشتی صابری ابدال
کہ میں بھی نام لیوا ہوں علاؤ الدین صابر کا

نگاہ لطف مجھپر بھی طفیل شمس دین ہوگی
کہ میں بھی ایک ذرا ہوں علاؤ الدین صابر کا

رہوں کیونکر نہ میں بیخود سر طور جہان ابدال
رخ پر نور دیکھا ہوں علاؤ الدین صابر کا

فدا شاہی لقب عالم میں اعجاز میرا ہے
یہ شہرت ہے کہ بندا ہوں علاؤ الدین صابر کا

غزل تجمل جلالپوری

سکندر سے میں رتبہ میں سوا ہوں
علاؤ الدین صابر کا گدا ہوں

نگاہ لطف ادھر مولا ادھر بھی
کھڑا ہوں منتظر در پہ کھڑا ہوں

سمائین کیا میری آنکھون مین حورین
جمال پاک صابرؒ پر فدا ہون

لے گا بوسہ اُس سنگ در کا
اسی حسرت مین مر مر کر جیا ہون

تمہارا نام لیوا ہون تمہارا
کہون کیا کون ہون مین اور کیا ہون

نظر مین میری سب کچھ تو ہی تو ہے
حقیقت کو تری مین جانتا ہون

بگاڑو یا بناؤ میرے آقا
تمہارا ہون بھلا ہون یا برا ہون

ہوا ہے کون یا رب رونق افزا
کہ دل کہتا ہے مین عرش علا ہون

تجملؔ کیون نہ ہو حشمت یہ میری
جناب فخر دین کا خاکپا ہون

غزل بقا بھڑوچی

آئینۂ دل مین ہے عیان پیر کی صورت
کیا جلوۂ ناحق کی ہے تنویر کی صورت

رحم آ ہی گیا آپ کو جب بیٹھ گیا مین
صابرؒ کے در پاک پہ دلگیر کی صورت

اوس شہ نے کیا لطف غلام اپنا سمجھکر
کیسی نکل آئی میری توقیر کی صورت

دیدار سے ہو جائین مشرف میری آنکھین
دکھلائے دعا میری جو تاثیر کی صورت

گو پشت کمان بار غم ہجر سے ہون مین
لیکن سوئے کلیر ہون روان تیر کی صورت

وحدت نے دکھایا ہے مجھے ایک ہی جلوہ
جو صورت صابر ہے وہ ہے پیر کی صورت

جانا میرا ہوتا ہی نہین جانب کلیر
تدبیر بھی کیا ہو گئی تقدیر کی صورت

بیزار رخ منکر صابر سے ہین آنکھین
یا رب نہ دکھا تو مجھے بے پیر کی صورت

کیا حسن ہو کیا رنگ ہے اشعار بقا مین
دیکھین شعرا شاہد تقریر کی صورت

غزل خاکسار فدا مؤلف رسالۂ ہذا

چہرۂ مخدوم دیکھا چاہیے
جلوۂ مفہوم دیکھا چاہیے

جو دکھاوے عشق صابر ہمیں
ہستی موہوم دیکھا چاہیے

چشم دل کب تک جمال پاک سے
رہتی ہے محروم دیکھا چاہیے

عاشق مخدوم کا ہو چشتیو
نسخۂ منظوم دیکھا چاہیے

ماہ مولود آگیا کلیر چلو
عرس کی بھی دھوم دیکھا چاہیے

اسم مخدوم جہان کہتا ہے خود
رتبۂ موسوم دیکھا چاہیے

کبتک آتا ہے رخ اونکا دیکھکر
ہوش نامعلوم دیکھا چاہیے

ظلم سے فرقت کے یا صابر ہون تنگ
جانب مظلوم دیکھا چاہیے

ابتدائے عشق ہے ملتا ہے کیا
حصۂ مقسوم دیکھا چاہیے

کبتک اوس محبوب سے رکھتا ہے دور
مجکو بخت شوم دیکھا چاہیے

کردیا ہے عشق صابر نے فنا
خود کو اب معدوم دیکھا چاہیے

دفتر قسمت مین چہرہ ہجر کا
ہے اگر مرقوم دیکھا چاہیے

ہے اگر منظور دیدار خدا
جانب مخدوم دیکھا چاہیے

ناقیامون کو بھی چشم لطف سے
دلبر قیوم دیکھا چاہیے

شوق دید نور حق مین اے فدا
رویت مخدوم دیکھا چاہیے

غزل حسین بھڑوچی

جب کرم حضرت فدا کا ہوگیا
عشق صابر دل مین پیدا ہوگیا

نام سنکر انکا غش آیا مجھے
لوگ کہہ اوٹھے اسے کیا ہوگیا

جان جائے اس سفر مین یار ہے
اب تو کلیر کا ارادا ہوگیا

شیخ کی صورت مین جب دیکھا اسے
لطف نظارے کا دونا ہوگیا

صابری ہو عاشق صابر ہو یہ
میرے ان نامون کا چرچا ہوگیا

صیقل اسکی تھی توجہ پیر کی
پھر جلا آئینہ دل کا ہوگیا

روضۂ کلیر سے جب آئی صبا
باغ دل میرا شگفتا ہوگیا

جلوۂ وحدت کو دیکھا بے حجاب
اب دوئی کا دور پردا ہوگیا

عشق کی آتش نے پھونکا جسم کو
خاک کا مین جلکے پتلا ہوگیا

محو نور حق میری آنکھین ہوئین
روبرو جب انکا جہرا ہوگیا

ہین ہوا مخدوم سے واصل حسین
دلسے جب خادم فدا کا ہوگیا

غزل آثم فیضپوری

کیا حضرت صابر کی بھی پرنور جبین ہے
شرمندہ جسے دیکھکے خورشید مبین ہے

جو شخص در حضرت صابر سے قرین ہے
ہم اوسکو سمجھتے ہین کہ وہ خلد نشین ہے

کیا حاجت تشریح کہ دل مظہر دین ہے
وہ صورت ایمان میرے پہلو مین مکین ہے

واعظ کو عبث خواہش فردوس برین ہے
بڑھکر چمن خلد سے کلیر کی زمین ہے

ہو یوسف کلیر کے مقابل نہین ممکن
ہرچند زلیخا تیرا یوسف بھی حسین ہے

حیران ہون کہ مین چہرۂ صابر کو کہون کیا
خورشید درخشان ہے کہ وہ ماہ مبین ہے

ہو وصف اوس اولاد علی آل نبی کا
منہ اپنا نہین اور وہ زبان اپنی نہین ہے

اورنگ ولایت کا تو سلطان ہے زیبا
اقلیم کرامات ترے زیر نگیں ہے

یارب در صابر پہ کہیں میری جبیں ہو
وہ کعبۂ ایمان ہے میرا قبلۂ دیں ہے

اس آثم خستہ کو بھی کلیر میں بلا لو
صابر یہ تمنا ہے میری اور نہیں ہے

غزل تحسین احمدآبادی

عشق صابر نہ دل سے کچھ کم ہو
یہی میرا رفیق و ہمدم ہو

نام صابر کا لب پہ ہر دم ہو
ورد یہہ صبح و شام پیہم ہو

آپ چاہیں تو فرح سے بدلیں
لاکھ دل پر الم ہو اور غم ہو

زخم دل کی دعا ہے یا اللہ
لطف صابر کا میرا مرہم ہو

آپ آئینگے وہ تسلی کو
تو کہیں آج چشم پرنم ہو

منکر خاندان صابر کا
کارخانہ تمام برہم ہو

عشق محشر وہم گر نہ ہو ہمراہ
روز کا ایک نیا مجھے غم ہو

بات بگڑی ہوئی بنے میری
لطف صابر علی جو ہمدم ہو

خنجر عشق کا شہید ہے یہہ
دھوم سے میرے دل کا ماتم ہو

تم ہو نور نگاہ چشم نبی
تم دل و جان غوث اعظم ہو

کیا ہو تحسین عازم کلیر
کس لئے آج شاد و خرم ہو

غزل بہار احمدآبادی

صابر مجھے بلا نہ بلا اختیار ہے
حال غم فراق میرا آشکار ہے

جن میں بشر میں انس میں یہ آشکار ہو
صابر خدا کا دوست ہو عالی وقار ہے

ہر رنگ میں عیاں میرے مولا کا رنگ ہے
اس رنگ صابری کی نرالی بہار ہے

صابر علاؤ دین علی احمد ہو جنکا نام
مخدوم دو جہان ہو شہ نامدار ہے

بلواؤ جلد مجھکو قریب مزار پاک
جان لب پہ آن پہنچی ہو دل بیقرار ہے

جن میں ملک میں انس میں علما میں جو ہیں
وہ کون ہے جو تم پہ نہیں جان نثار ہے

ابر کرم سے حضرت صابر کے اذن
دل میں ریاض چشت کی پھولی بہار ہے

صابر تمہارے نام مبارک پہ ہر گھڑی
قربان ہو میری جان میرا دل نثار ہے

کلیر کا دشت دیکھ لیا جسنے زاہدو
گلزار خلد اسکی نگاہوں میں خار ہے

اللہ کا نور صورت صابر سے ہو عیاں
اس آئینے میں جلوہ پروردگار ہے

آنکھیں جو ہیں لگی ہوئی کلیر کی راہ میں
یا صابر آپ ہی کا مجھے انتظار ہے

میں او بہار خادم مخدوم پاک ہوں
کافی مجھے یہی شرف و افتخار ہے

غزل اعجاز بھڑوچی

اور کیا صبح و مسا کرتے ہیں
نام صابر کا لیا کرتے ہیں

یاد صابر میں رہا کرتے ہیں
ہم یونہی ذکر خدا کرتے ہیں

زلف صابر کی ثنا کرتے ہیں
عقدۂ عشق کو وا کرتے ہیں

عشق مولا میں مٹا کرتے ہیں
اسطرح خود کو بقا کرتے ہیں

آپکے شیفتہ کیا کرتے ہیں
راتدن آہ و بکا کرتے ہیں

آپ نظروں میں پھرا کرتے ہیں
آپ آنکھوں میں بسا کرتے ہیں

آپ ہی جان جہان جان ہو کر — پہلوئے دل مین رہا کرتے ہین
زندہ دل ہوتے ہین دنیا مین وہی — جان جو صابر پہ فدا کرتے ہین
تشنۂ دید بھی اے خضر کہین — طلب آب بقا کرتے ہین
آپ مفلس کو بناتے ہین امیر — آپ سلطان کو گدا کرتے ہین
یہ رحیمی کہ خطاؤن کو میری — بخشتے جاتے ہین ہنسا کرتے ہین
حاسدان رہِ الفت غم سے — خاک جل جلکے ہوا کرتے ہین
صابری چشتی جو کہلاتے ہین — ق — عمر بھر مست رہا کرتے ہین
مفتی و قاضی کی سنتے ہی نہین — وجد مین راگ سنا کرتے ہین
ہم تو سو بار کہینگے واعظ — جو وہ کرتے ہین بجا کرتے ہین
کر دیا ہے جو غلام صابر — ولے ہم شکر خدا کرتے ہین

جان و مال و جگر و دل اعجاز
ہم فدا پر ہی فدا کرتے ہین

خاکسار فدا مولف رسالہ ہذا

مجھسا ہے فضل مین کوئی فاضل بڑھا ہوا — مین ہون کتاب الفت صابر پڑھا ہوا
ہمراہ قافلہ سوئے کلیر چلا ہون مین — لیکن کئی قدم ہون ہر اک سے بڑھا ہوا
صابر تمھارے بسمل شمشیر عشق نے — رگڑین وہ ایڑیان کہ زمین مین گڑھا ہوا
اس علم کا تمھین بھی ہو کچھ علم واعظو — بے حرف و صوت علم ہے بندہ پڑھا ہوا
کیون مثل تیر دل ہدف اشتان ہو — ہے گوشۂ کمان محبت چڑھا ہوا
معیوب معصیت ہو نہین تم عیب پوش ہو — یا صابر اسطرف رہے دامن بڑھا ہوا

خلعت وہ وے کہ رشتہ و سوزن سے لطف کا
گذری بھی ہے نگاہ سے تیری کتاب عشق
بنکر غبار خاک در روضہ حضور
ہو اسکے بعد کو جز رہ یارب کبھی نصیب

ہو لفظ عشق عشق ہی صابر کرٹا ہوا
واعظ تجھے تو کہتی ہے خلقت پڑھا ہوا
ہین اہو زمین تا بفلک ہون چڑھا ہوا
صابر کا بحر عشق ہے ولیمن پڑا ہوا

اے آنکھ دیکھہ صورت صابر ہی تو ہے
جو ہو فدا کے دامن دلبر کرٹا ہوا

غزل محتاج ساڈوروی

در پہ صابر کے سر جھکا ئینگے
سر کے بل ساڈویسے آونگا
کب نظر آئیگا ترا روضہ
صابر پاک زلف دکھلا کر
چلکے کلیر جناب صابرؔ سے
ساڈویسے غلام کو آقا
آپکی خاکپائے اقدس کو
بھیجکر وہ نسیم کلیر کو
کب پلا کر شراب وحدت کی
صابر پاک خواب مین مجھکو

اپنا کعبہ اوسے بنا ئینگے
آپ کلیر مین جب بلا ئینگے
دل کے مقصد کب بر آئینگے
مجھکو دیوانہ کب بنا ئینگے
حال دل اپنا کہہ سنا ئینگے
آپ کلیر مین کب بلا ئینگے
سرمہ چشم ہم بنا ئینگے
غنچہ دل مرا کھلا ئینگے
مست و بیخود مجھے بنا ئینگے
روئے پر نور کب دکھا ئینگے

رشک جنت ہو کوچہ صابر
چلکے محتاج دیکھ آئینگے

غزل نسیم احمد آبادی

خواب آئے الٰہی یہ مرے دیدۂ تر مین
جلوہ میرے صابر کا سما جائے نظر مین

پرتو میرے مخدوم کا ہو شمس و قمر مین
آنکھون مین کھبین کیون نہ جگہہ پائین نظر مین

واصف ترے خواجہ ہوئے مداح ترے غوث
رتبہ ترا اعلیٰ ہے ہر اعلیٰ کی نظر مین

وہ نعمتین کلیر مین ہین صابر کی بدولت
جنمین کی نہین ایک بھی رضوان ترے گھر مین

مخدوم کا ہے عشق میرا رہبر کامل
کچھ خضر کی حاجت نہین کلیر کے سفر مین

گنجینۂ عرفان سے غنی کیجئے مجھکو
خادم بھی رہے او میرے مخدوم نظر مین

صدقہ ترے ابدال کا مجھکو بھی بلا لے
بیزار ہون ۔ نہین زور ۔ مرے بازو و پر مین

کچھ کر نہین سکتی اوسے میزان قیامت
جو شخص تلا ہے میرے صابر کی نظر مین

مجھکو در صابر کی گدائی ہو میسر
دولت نہین یون بھی تو بھری کچھ میرے گھر مین

دیوانی ہین کیون مجھکو ستاتے ہین پریخوان
ہو گیسوئے مخدوم کا سودا میرے سر مین

یہ عرض نسیم پرسحر ہو یارب
صابر کا وظیفہ رہے کلیر کے سفر مین

غزل اخلاص

دعا ہر گھڑی ہے یہ خدا سے
شرف دے مجکو صابر کے لقا سے

مجھے بھی دولت عرفان ملیگی
یہ ہے امید صابر کی عطا سے

ہمارا غنچۂ دل ہو رہا ہے
شگفتہ باغ کلیر کی صبا سے

میرا تن کاہ سے کچھ کم نہین ہے
تیرا روضہ نہین کم کہربا سے

جو کلیر کے پانی کا ہون تشنہ
مجھے کیا کام ہو آب بقا سے

تیرے ملنے کی کرتا ہون دعائین ہمیشہ اے میرے صابر خدا سے
کرم سے ہجر کے تنکا بنا ہون اوڑا جاتا ہون کلیر کو ہوا سے
تمھین نے مجھکو یا صابر چھڑایا الم سے رنج سے غم سے بلا سے

زہے قسمت کہ سینے مین بھرا ہے
دل اے اخلاص صابر کی ولا سے

غزل تجمل جلالپوری

گرد روضہ کے لگائو کیون نہ چکر آسمان ہو در مخدوم صابر کا گداگر آسمان
پست ہو تیرے مراتب سے نہ کیونکر آسمان تو ہمہ بام ولایت ہو ترا در آسمان
کرکے پیوند زمین مجبور کو مولا تیرے ایک مدت تک رہا خاطر مکدر آسمان
کرتا ہے نظارہ ہردم روضہ پرنور کا کھولکر دیدے جھکا کر شوق سے سر آسمان
مجھپہ ہے چشم عطائے صابر والا حشم کیون بدلتا ہے تو ناحق اپنے تیور آسمان
جام زرین کی جو خواہش آپکی مستونکو ہو لیکر آئے ساغر مہر منور آسمان
ایک سے اک خادم درگاہ صابر مین بزرگ جسطرح ہم دیکھتے ہین آسمانپر آسمان
جب الٹتے ہین رخ پرنور سے مولا نقاب صورت آئینہ ہوجاتا ہے ششدر آسمان

اے تجمل عمر بھر احسانمند اوسکا رہون
لیچلے گر جانب پیران کلیر آسمان

غزل سید مزمل میان احسان بھپچی

مین ہون احسان غلام صابر کا ورد میرا ہے نام صابر کا
ہمہ تن گوش بنگیا ہون مین سن رہا ہون کلام صابر کا

ولے آشفتہ جانسے شیدا ہے
اک گروہ انام صابرؒ کا

محو اوصاف زلف و رخ ہوکر
ذکر ہے صبح و شام صابرؒ کا

ہے خلائق مین آج تک جاری
چشمۂ فیض عام صابرؒ کا

کیون نہو پاک دل میرا آباد
اسمین ہے انتظام صابرؒ کا

خون رولاتا ہے لعل و مرجانکو
ہر لب لالہ فام صابرؒ کا

ہر مسلمان مطیع ہے ولے
ہر برہمن ہے رام صابر کا

مرشد پاک کہتے ہین احسان
عشق و بنا ہے کام صابر کا

غزل صغیر سرکونوی

دلمین ہے عشق عارض صابر بھرا ہوا
اور سر مین گیسوؤنکا ہے سودا بڑھا ہوا

منہ پر ہے خاک تن پہ ہے جامہ رنگا ہوا
حال اونکے ہجر مین یہ میرا جو گیا ہوا

دیوانگی مین عشق کو توقیر بڑھ گئی
وحشت مین اور بھی مرا رتبہ سوا ہوا

روضہ پہ جاکے خاک پہ لوٹا مین جسگھڑی
ارمان پکار اوٹھے مین پورا ہوا ہوا

مین ہون مزار حضرت صابر کے سامنے
نقشہ ہے خلد کا میرے آگے دھرا ہوا

اے چشم لطف شاہ ادھر بھی ہو اک نظر
مدت سے ہون مین بستر غم پہ پڑا ہوا

وقت مدد ہے کیجے مدد یا علاؤ دین
فوج الم مین کشور دل ہے گھرا ہوا

یاد آگیا جہان مجھے روضہ حضور کا
پہلو سے دل نکلکے وہین اٹھ کھڑا ہوا

شوق مزار حضرت صابر تو دیکھیے
پیچھے مین ہون ہے دل میرا آگے بڑھا ہوا

اک ذرہ بھی ہو کہ روضۂ صابر کے پاس ہے
اک مین بھی ہون کہ دور ہون کوسون پڑا ہوا

دل سے صفیر خادم مخدوم پاک ہے
گر دور ہے وہانسے ہوا بھی تو کیا ہوا

خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

یہ جان تجھپہ صابر فدا کر چکے ہین | فنا ہین حصول بقا کر چکے ہین
ہم اپنی خودی کو فنا کر چکے ہین | تیرے عشق ہین کام کیا کر چکے ہین
لب قدرت حق ہین گویا ہر اک سے | کہ صابر کو حاجت روا کر چکے ہین
اسی سے اوسی کو تو ہم چاہتے ہین | یہی مدتون التجا کر چکے ہین
تجلائے وحدت تماشائے کثرت | یہ جھگڑے تو کلیر ہی جا کر چکے ہین
جبین رکھ چکے ہین سر باب مولے | غلامی کا حق ہم ادا کر چکے ہین
تیرا امتحان بارہا درد و غم مین | مسیحائے معجز نما کر چکے ہین
نہ پائی فضائے گلستان کلیر | بہت سیر خلد ای صبا کر چکے ہین
ہین مست الست اور اس میکدے مین | وفا قول قالوا بلی کر چکے ہین
عیان کیون نہو دلمین صابر کی صورت | کہ اس آئینے کی جلا کر چکے ہین
تو وہ ذی مراتب ہے سلطان کلیر | تیرا وصف غوث الوریٰ کر چکے ہین
وہی تو ہین روشن ضمیر زمین اقدس | جو نظارۂ مہ لقا کر چکے ہین

لہ الحمد سنتا ہون یہ اونکے منہ سے
ہم اپنا تجھے اے فدا کر چکے ہین

غزل سائل

مجھسے ملنے قبلہ گاہ معتقدی آئینگے | میرے گھر وہ پیشوائے صابری آئینگے

ہو کے صابر ہین فنا کچھ اور ہین کہنی کو ہون | مجھکو میرے حال پر ایدل ہنسی آنیکو ہے
جلوہ گر ہونیکو ہی فرزند غوث پاک پھر | پھر مجھے ای حضرت موسی اغشی آنیکو ہے
لطف صابر سے مجھے ملنے کو ہی اورنگ نظم | میرے ہی قبضے ہین ملک شاعری آنیکو ہے
تاب نظارہ رخ صابر کا گو مجھکو نہین | میری آنکھونمین بصارت قدرتی آنیکو ہے
ہوگا پھر خوش قسمتونکو عرس ہین جانا نصیب | تیرہوین تاریخ پھر مولود کی آنیکو ہے
ای در صابر جھکا لینا سر اوسکا جذب سے | کوئی حاجتمند ہوکر ملتجی آنیکو ہے
اس تیری چشم کرم کے لطف صابر ہین نثار | بر میری ہر ایک امید ولی آنیکو ہے

ہجر صابر کا بدل ہوتا ہے سایل وصل سے
وہ ابھی جانے کو ہی اور یہ ابھی آنیکو ہے

غزل سید محمود میان ادا

پاؤن گر تربت علاؤ الدین | مین کرون خدمت علاؤ الدین
جن و انسانمین حور و غلمانمین | ہوتی ہے عظمت علاؤ الدین
ہین سلاطین بھی دیکھکر حیران | صولت و شوکت علاؤ الدین
سر اقلیم دل ہے شکر خدا | قبضۂ قدرت علاؤ الدین
گر پڑا پائینتی غشی آ لی | دیکھکر تربت علاؤ الدین
ای زلیخا نہین ہے یوسف مین | خوبی صورت علاؤ الدین
وہ زمین کیون نہ رشک جنت ہو | ہے جہان تربت علاؤ الدین
سر ہر صابری پہ ہے زاہد | دامن شفقت علاؤ الدین

ہو گئی ای ادا غشی طاری | دیکھکر صورت علاؤ الدین

غزل مسکین بھڑوچی

جانسے دلسے ہون مسکین مین فدای صابر
کونسا دل ہی نہین جسمین ولائے صابر
پھر مجھے وادی کلیر مین بلائے صابر
چومتے ہین جسے عشاق سرفرش زمین
آرزو دیدہ و دل کی میرے یارب ہی ہی
شوق دیدار نلسے ہو میری انکھو نکو

کیون ہو لب پہ میرے وصف وثنای صابر
کونسا لب ہو نہین جس پہ ثنائے صابر
پھر مجھے تربت فردوس دکھای صابر
او فلک ہے وہی نقش کف پائے صابر
خواب مین چہرہ پر نور دکھائے صابر
خواب مین مجھکو الہی نظر آئے صابر

آرزو ہے یہی مسکین کی برائے خواجہ
در اقدس پہ مجھے اب تو بلائے صابر

غزل تحسین احمد آبادی

رہین کیون نہ ہم سر جھکای ہوئے
کہ صابر ہین مجلس مین آئے ہوئے
گھٹین کیا تمھارے بڑھائے ہوئے
بڑھین کیا تمھارے گھٹائے ہوئے
چلے ہین وہ پیران کلیر کی سمت
جو عاشق ہین اونکے بلائے ہوئے
کسی کے جہانمین ہون محتاج کیا
سبھی کی ہین ولپیر پائے ہوئے
کرم اور بھی ہو کہ مدت ہوئی
شراب محبت پلائے ہوئے
فلک سے بگاڑے سے بگڑینگے کیا
کہ صابر کے ہم ہین بنائے ہوئے
سوا اللہ کی یاد او عشق ہم
بھلاتے ہوئے ہین بھلائے ہوئے
یہ جلوے رخ پاک صابر کے ہین
جو ہین چشم و دلمین سمائے ہوئے

زہے بخت تحسین بھی سوی عدم
چلے عشق کا داغ کھائے ہوئے

غزل نسیم احمد آبادی

لب پر جو وصف صابر عالی وقار ہے
میرے کلام پر مجھے خود افتخار ہے

صابر کا روضہ خلق میں وہ پر بہار ہے
جسکی فضا سے باغ جناں شرمسار ہے

سر میں شراب الفت شہ کا خمار ہے
کلیر کی رہ میں چال بھی مستانہ وار ہے

روز ازل میں عالم ارواح نے کہا
صابر خدا کا دوست ہو عالی وقار ہے

دو آئینے ہیں شمس و قمر آپکے حضور
اور آسمان آپ کا آئینہ وار ہے

پیشینگوئیوں سے عیاں خلق میں ہوا
خالق کا راز آپ پہ سب آشکار ہے

دل منکروں کے کانپ گئے اونکے روبرو
کیا رعب کیا جلال شہ نامدار ہے

جوش جنوں نے گھر سے نکالا ہی پھر مجھے
پھر میں ہوں اور آمد فصل بہار ہے

مژدہ یہ کوئی آکے سنائے مجھے نسیم
صابر کے خادموں میں ترا بھی شمار ہے

غزل خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

لبوں پر نام صابر کا رواں ہے
وظیفہ خوب ہی ورد زباں ہے

ادب کا ہی قلم موقع بیاں ہے
کہ وصف آل شاہ دو جہاں ہے

زمیں پر آپ کا فرماں رواں ہے
مطیع حکم صابر آسماں ہے

بتا اے آسماں کلیر کہاں ہے
کہاں وہ روضہ عرش آستاں ہے

حقیقت کا میرا دل گلستاں ہے
زبان عرفاں کا مرغ نغمہ خواں ہے

سناتی ہے مجھے فرقت خبر لے
فرید الدین کے پیارے تو کہاں ہے

سر شاخ گل وحدت ازل سے
ہمارے مرغ دل کا آشیاں ہے

خدا ملنے کی باتیں اور ہی ہیں
ریا کی زہد زاہد رایگان ہے

کوئی پیاسا نہیں رہتا ہی محروم
وہ دریا فیض صابر کاروان ہے

علاؤ الدین علی احمد کے رخ سے
تجلی نور حق کی ضو فشان ہے

دل ماہ فلک مین داغ کیسا
کسی کی شمع مرقد کا دھوان ہے

یقین سے ہو نہین آزاد سو اللہ
دل زاہد گرفتار گمان ہے

تیری بزم سماع پاک صابر
تواجد خیز جان صوفیان ہے

غذائے عشق ہے حرف تواضع
در صابر پہ جو دل میہمان ہے

یقین سے او فدای صابر اپنا
مقام لاتعین مین مکان ہے

غزل بہار احمد آبادی

حب حق حب نبی صابر تیری الفت مین ہے
جو مزا کلیر مین ہے وہ لطف کب جنت مین ہے

یا علاؤ الدین ضیائے حق تیری صورت مین ہے
شان محبوب الٰہی خلق مین سیرت مین ہے

یا علاؤ الدین وہ حسن و ضو تیری صورت مین ہے
جسکے نظارے سے روئے آئینہ حیرت مین ہے

بڑھکے اکثر اولیائے ذات مخدوم علے
مرتبہ مین حسن مین اعجاز مین شہرت مین ہے

یا علاؤ الدین علی احمد دکھا دیجے جھلک
چشم حیران آرزوئے دید کی حسرت مین ہے

کیون نہ ہوگا بلبل گلزار جنت شیفتہ
غنچۂ دل عاشق مخدوم کا تربت مین ہے

او نگاہ لطف صابر جلد پردے سے نکل
جان نکلی ہے ادھر اور تو ادھر خلوت مین ہے

ق

صابری کہلاؤ نہین اور در بدر بھٹکا کرون
گر یہ ہے صابر یہی لکھا میری قسمت مین ہے

کیجئے بہر نبی بہر علی میری مدد
التجا شام و سحر یہ آپکی خدمت مین ہے

کہہ رہی ہے صاف خود رحمت خدا کی واعظو
ہر غلام صابر حق سایۂ رحمت میں ہے

باغ عالم میں بہار روئے صابر سے بہار
ہر گل و غنچہ نئی نکہت نئی نزہت میں ہے

غزل سید مزمل میاں احسان بھڑوچی

پھرا جو آپ کے عرش آستان سے
رہا محروم وہ باغ جنان سے

ترقی عشق کی ہوتی ہو دل میں
نکلتا جب ہر یا صابر زبان سے

مزاج خادم مخدوم والا
نہیں ملتا سلاطین جہان سے

ثنائے گوہر دندان صابر
ادا ہو گی زبان درفشان سے

بوجہ اللہ ادہر بھی کوئی چھینٹا
تمہارے چشمۂ فیض روان سے

پئے گلگشت صحن باغ کلیر
صبا آتی ہے گلزار جنان سے

یہاں ہے بزم عرس صابر پاک
ملائک کیوں نہ اتریں آسمان سے

میسر ہو وہ دن یا شاہ کلیر
کہ رگڑوں میں جبیں کو آستان سے

پلایا جام وہ مرشد نے احسان
کہ بیخود ہو گئے ہم دو جہان سے

غزل اعجاز بھڑوچی

تجلی رخ صابر ہوئی عیان کیسی
ہیں چھائیں چاند کے چہرے پہ چھائیاں کیسی

ہوئی ہے صابری آتش شرر فشان کیسی
رہی ہیں بارہ برس ملکے بستیاں کیسی

چھپکا چھپکا میرے ساقی رو کھائیاں کیسی
لنڈھا لنڈھا خم پہ مے صراحیاں کیسی

بہار عشق ہو مست الست جھومتو ہیں
کرم کی چھائی ہیں گردو پہ بدلیاں کیسی

پئے نثار رخ پر ضیائے صابر پر
تڑپ رہی ہین یہ آنکھونمین پتلیان کیسی

فضا پہ زخم جگر سے ہین عشق صابر کے
ہمارے جسم پہ پھولونکی بدھیان کیسی

تمھارے زلف کے سودے مین یا علی احمد
اڑائین دامن وحشت کی دھجیان کیسی

ہرے ہرے ہین شجر ہین فضا پہ غنچہ وگل
ریاض ہشت مین ای باغبو خزان کیسی

تمھارے جلوۂ دندان سے مسکرانے مین
گری ہین خرمن حسرت پہ بجلیان کیسی

الٰہی کسکی محبت مین پھنکتا ہے دل
جگر مین سینہ مین یہ سوزش نہان کیسی

ضرور مجھکو ہے صابر نے یاد فرمایا
وگرنہ آئین دم نزع ہچکیان کیسی

ہزاروں لیلئے دل اک نگاہ مین اعجاز
فدا کی چشم مین ہین دلربائیان کیسی

غزل نسیم احمد آبادی

دل سوئے کلیر روان ہونیکو ہے
روح تن مین شادمان ہونیکو ہے

ہجر آنیکو ہے یا صابر تیرا
مجھپہ ظلم آسمان ہونیکو ہے

لائیے تشریف یا احمد علی
آپ پر قربان جان ہونیکو ہے

ہے تمنائے عارض صابر کا عزم
وادئ ہان گلستان ہونیکو ہے

پرتو افگن آپ کا رخ ہو ادھر
مہر کا ذرہ گمان ہونیکو ہے

تیرھوین مولود کی ہو عرس ہے
میرے گھر وہ میہمان ہونیکو ہے

صبح ہونیکو ہے ظاہر داغ عشق
تیرا عظم عیان ہونیکو ہے

عشق مین ہونیکو ہے بندہ فنا
لطف عمر جاودان ہونیکو ہے

یاد آیا روضۂ صابر نسیم
سوئے کلیر دل روان ہونیکو ہے

غزل تحسین احمد آبادی

نظرے کب وہ فروغ قمر کو دیکھتے ہین
جو رات روئے شہ خوش سیر کو دیکھتے ہین

ہوا نہ بزم مین قابل جو سنکے ذکر اونکا
نگاہ غیظ سے ہم اوس بشر کو دیکھتے ہین

جو اوڑ کر جانیکا ہی عیان آیا باغ کلیر کو
تو بلبل دل بے بال و پر کو دیکھتے ہین

فزون وہ دل مین ہین انوار عشق عارض شہ
کہ مہر و مہ میرے داغ جگر کو دیکھتے ہین

وہ کیسے ہوتے ہین نازان وہ جبین سائی
در حضور پہ جو اپنے سر کو دیکھتے ہین

رقیبون پہ ہی صابر کا عشق خیر انجام
یہ مبتدا ہے مگر ہم خبر کو دیکھتے ہین

انھین کے نور مین تحسین جو اہل بینش ہین
جمال حسن خدا ہے بشر کو دیکھتے ہین

خاکسار فدا مولف رسالہ ہذا

سوا کیون غم ہنو قلب حزین سے
صبا آئی ہی کلیر کی زمین سے

تیرا رشتہ ہی غوث العالمین سے
تیرا ناتا ہے ختم المرسلین سے

یہ غل سنتا ہون صابر کی زمین سے
ہوائے عشق چلتی ہے یہین سے

نظر جب آگیا کلیر یہین سے
اوٹھا دل باغ فردوس برین سے

ہنوگا دور نقش نام صابر
قیامت تک میرے دل کے نگین سے

ہنو اچھا مریض عشق یارب
علاج عیسی گردون نشین سے

تمہارے عاشقونکی شہرتین ہین
ثریا تک ثری کی سرزمین سے

خدا کا نور اور جلوہ نبی کا
عیان ہی میرے صابر کی جبین سے

فضا مین سنگ ہین صابر کا روضہ
فزون ہی گلشن خلد برین سے

پئے خواجہ [illegible] بھی حال کہنا
فرید الدین تمہارے نازنین سے

جو پوچھا مین نے حال حسن صابر
تو نکلا یہ زبان بر حسین سے

ق

یہی صورت تو کچھ ملتی ہوئی ہے
جمال و حسن صورت آفرین سے

عیان ہے [illegible] خون اشک فرقت
گریبان قبا سے آستین سے

طفیل حضرت صابر ہوا ہون
بحمد اللہ مین اہل یقین سے

فنا صابر مین ہو جائے فدا بھی
یہی ہے عرض رب العالمین سے

غزل بہار احمد آبادی

اس چشم تمنا کو نہ کلیر نظر آیا
صابر علی احمد نہ تیرا در نظر آیا

مدت سے نہ وہ لوبہ کا منظر نظر آیا
رویا مین نہ اونکا رخ انور نظر آیا

پھر خاتمہ مجھکو میرا بہتر نظر آیا
سنگ در صابر پہ میرا سر نظر آیا

احوال میرا جب مجھے ابتر نظر آیا
مخدوم میرا میری مدد پر نظر آیا

چہرہ میرے صابر کا رخ پاک علی کا
صورت مین شباہت مین برابر نظر آیا

مین میوۂ شاخ شجر خلد کو بھولا
جب آپکے در کا مجھے گولر نظر آیا

جس آنکھ نے دیکھا میرے مخدوم کا جلوہ
جس سمت نظر کی وہی منظر نظر آیا

ای چشم تمنا تیری امید بر آئی
دل شاد ہوا جب مجھے کلیر نظر آیا

کب چین ہو فردوس مین مخدوم دو عالم
جنت سے سوا مجھکو ترا گھر نظر آیا

جب صورت مرشد کا بندھا مجکو تصور
نقشہ رخ صابر کا برابر نظر آیا

شاہد کہ بہار ابر کرم انکا ہی برسا
امید کا خندان جو گل تر نظر آیا

غزل سید محمود میان ادا بھروچی

جسکو یا صابر تیری الفت نہین اسکی اک حبہ نہین عزت نہین
تو ہے آل رحمۃ للعالمین کب ہمارے حق مین تو رحمت نہین
گر قبول افتد زہے عز و شرف گو یہ مدحت قابل وقعت نہین
حضرت صابر کو وہ چاہیگا کیا غوث و خواجہ سے جسے اُلفت نہین
روے صابر کے برابر ہو سکے نیری اک خورشید یہ صورت نہین
عرش اعظم ہی نہین ہے وہ ضریح نور کا بُکّا ہے وہ تربت نہین

اے ادا وہ کونسا ہے صابری
جسکو کلیر جانے کی حسرت نہین

غزل انس بھروچی

نکلکر جان پس مردن علاؤالدین علی احمد کرے کلیر ہی مین مسکن علاؤالدین علی احمد
جو ہو مرقد مین اک روزن علاؤالدین علی احمد ترا دیکھون رخ روشن علاؤالدین علی احمد
خیال زلف کی اوجھن علاؤالدین علی احمد پھراتی ہے مجھے بن بن علاؤالدین علی احمد
لگا دی قلب مین سوز دروں نے آگ فرقت مین میرا سینہ بنا گلخن علاؤالدین علی احمد
دکھا دین آپ گر شان جلال اپنا عنایت سے پگھلکر موم ہو آہن علاؤالدین علی احمد
خدا نے جب کیا مالک تمھین اپنے خزانے کا مجھے عرفان کا دو مخزن علاؤالدین علی احمد
یہی ارمان ہے دل کا یہی ہے آرزو دل کی ترے کوچہ مین ہو مسکن علاؤالدین علی احمد
سر تسلیم خم ہے آسمان کا آپکے در پر جھکاؤن کیون نہ مین گردن علاؤالدین علی احمد
لگے گل مقصد سے جبتک میرا دامن بھر نہ جائیگا نہ چھوڑونگا ترا دامن علاؤالدین علی احمد

برستی ہین برابر دونون آنکھین تیری فرقت مین — ہر اک بھادون ہو اک ساون علاؤ الدین علی احمد

وہین فصل خزان وصف رخ گلگون تو گفتم — دلم شد پر ز صفا گلشن علاؤ الدین علی احمد

تیرے در کو ہر اک مظلوم اور مجبور کہتا ہے — یہ ہر ملجا یہ ہو مامن علاؤ الدین علی احمد

نکھر اوٹھے گل داغ محبت الست کے دلمین — بنا ہے سینہ اک گلشن علاؤ الدین علی احمد

غزل چشتی جاودری

یا الٰہی یہ تمنا ہو کہ آئے صابر — میرے سینہ مین میرے دلمین سمائے صابر

نشۂ بادۂ وحدت سے چھکا ہو صابر — جام عرفان مجھے بھر بھر کے پلائے صابر

میرے منہ سے جو نکلتی ہو ثنائے صابر — ان مضامین کو سمجھتا ہون عطائے صابر

اسکو پڑا الا کرشمے نے غضب کا جادو — چھین لیتی ہو میرے دلکو ادائے صابر

یا الٰہی یہ تمنا ہو کہ سوئے کلیر — کھینچے مجھکو کشش شوق لقائے صابر

آپ کا عشق سما جائے میرے سینہ مین — یا الٰہی ہو فزون دلمین ولائے صابر

ہجر ہوتا ہے جو کلیر سے فنا کہتے ہین — یاد آتی ہو مجھے مہر و وفائے صابر

خوب مصرع شہ کلیر نے یہ فرمایا ہو — للہ الحمد کہ جنت ہو برائے صابر

پتلیان ڈھونڈھتی ہین میر علاؤ الدین کو — گوش مشتاق ہین سننے کو صدائے صابر

چشتی وہی جنکو بصارت یہ بیان ہو انکا — ایکسان پائے بقا اور فنائے صابر

آپکے دلمین محبت میری یا تک بڑھ جائے — ہین جو روٹھون میں منت سے منائے صابر

ای فدا آپ پہ کیا رنگ چڑھا صابر کا — کہ نہین سوجھتا کچھ تمکو سوائے صابر

یہ گذارش میری تجھسے ہو مجیب الدعوات — کہ پذیرا ہو میرے حق مین دعائے صابر

چشتی یہ مصرع رنگین علاؤ الدین ہو — جسنے مخصوص کیا صبر برائے صابر

تاریخ نتیجۂ فکر جناب منشی محمد یعقوب صاحب صاد صوفی الرفاعی سکرٹری انجمن اخوان المتفقہ

آب و تاب شرف سعی فدا صاحب سے | ہو گئے مطبوع جو یہ دفتر النور نکلا
سال تاریخ میں اُسکے یہ لکھا صاد نے | ہے صابر پاک کی توصیف کا نیر نکلا

تاریخ طبع از خاکسار مہتمم رسالہ ہذا

للہ الحمد آج وہ نسخہ چھپا ہے | کہ جسمیں ہے ثنائے صابر پاک
ہے ریاض صابری سے نام و تاریخ | عیاں ہے اے فدائے صابر پاک

خاتمة الطبع

بِحَمدِ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست | آخر آمد ز پس پردہ امید پدید

بعد حمد رب العالمین و نعت سید المرسلین و منقبت آل مطہرین و اصحاب منتخبین و اولیای دین ضمایر ناظرین پر واضح ہو کہ مولف رسالہ ہذا کو ایک عرصہ دراز سے شوق طبع نظم ہذا تھا مگر کل امر مرہون باوقاتہا کے مصداق مدتوں ناکامیاب رہا۔ ایکے جو تقریباً شہر سورت کو جانیکا اتفاق ہوا تو عاشق پیران طریقت شیدائے عارفان با حقیقت نیک طینت ملک سیرت جناب منشی محمد جمال الدین صاحب قادری چشتی صابری قدوسی قلندری خلف منشی محمد حیات صاحب مرحوم نے عین گفتگو میں ذکر طبع کتاب ہذا چھیڑا اور بصدق دلی تاکید زبانی و تائید مالی سے پیش آئے جزاہ اللہ احسن الجزا غرضکہ مہتمم کار طبع میں مصروف ہوا اکثر احباب طریقت تائید کلام سے زینت بخش رسالہ ہوئے زید اللہ عشقہم غرضکہ بتاریخ ماہ ذیحجہ الحرام سنہ ۱۳۱۴ھ کو یہ رسالہ حلیہ طبع سے آراستہ و زیور صحت سے پیراستہ ہو کر صورت محبوب دل آرا مقبول نگاہ دیدۂ اولوالابصار ہوا۔ ناظرین باریک بین سے امید اصلاح و مستوری عیوب ہے چو بینی پسند آیدت از ہزار بمردی کہ دست از تعنت بدار۔ بمصداق آیہ کریمہ واذا مروا باللغو مروا کراما اور مہتمم و ناظم و معاون و قاری و سامع کو دعای خیر سے یاد فرمائیں وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و بارک و سلم

اشتہار

الحمد للہ والمنۃ کہ ہمارے دفتر سے عرصہ دس سال گذرا کہ ایک رسالہ ماہی موسوم **گلدستہ منشور شفاعت**
ہر ماہ قمری کی بستم کو برآمد ہوتا ہے اور اسمین غزلیات طرح و غیر طرح ہوتی ہین یہ رسالہ نعتیہ قابل دید ہے قیمت سالانہ
معہ خرچ ڈاک عام سے ایک روپیہ اور خاص جو عنایت کرین نمونہ کا پرچہ صرف ۲ کے **گلدستہ منشور شفاعت جلد اول**
ناتمام قیمت ۱۰/ ایضاً جلد ثانی کامل قیمت ۱۲/ جلد ثالث ۱۲/ جلد رابع ۱۲/ جلد خامس ۱۲/ جلد سادس ۱۲/
جلد سابع - جلد ثامن ۱۲/ یہ جلدین نہایت خوبی کے ساتھ طبع ہوئی ہین - **دیوان بہار** اس کتاب مین ابتدا سے
انتہا تک قصاید نعت سرور کائنات ہین اور نہایت عمدہ کلام ہے پورا پورا محاورہ دیوان قابل دید ہے قیمت ۵/
وسیلۂ بخشش اسمین قصاید ثنائے حبیب حق مین جملہ اشعار مملو بہ نعت مطلق ہین قیمت ۴/ **منقبت**
چشتیہ اس رسالہ مین حضور خواجۂ غریب نواز کے اوصاف مین غزلین ہین عجب کلام وجد انگیز ہے **مخزن**
خواجہ یہ رسالہ بھی بطرز اول ہے قیمت ۲/ - **گنجینۂ بے نظیر** جناب غوث الاعظم کے اوصاف مین نایاب رسالہ
ہے قیمت ۲/ - **حال غازی کربلا** نام ہی خود گویا ہے کہ مین جناب حسین رضی اللہ عنہ کی شجاعت و شہادت کا
مظہر ہون **خیابان رحمت** رنگین بیانی جناب صفیر سے یہ گلستان سرسبز ہے اور نعت حضرت سے بھرا **کیفیت**
معرفت اکثر بزرگان چشت و قادریہ کے اوصاف مین یہ رسالہ نظم ہے **گل باغ ارم** جناب چشتی جامدوی نے نعت کے
رنگ مین سہرا لکھا ہے یہ مصنف ہی کا حصہ تھا **تحفۂ خیریہ** مجموعہ نعت کے قصاید سے مملو ہے جسکا ہر شعر عاشقان حضرت
صلعم کے دلوں مین سوز و حسرت کی ہچکیاں لیتا ہے تشنگان سرور کو نہیں ستا کر دیکھین قیمت ۸/ دفتر برکات المعرفۃ سے شائع ہوا
ہیچ ہے ہر چہ نصیب ہم مید آجتک الف سے تا یا دیوان نظم بشان ولایت بنیان حضرت شہنشاہ ہند غریب نواز خواجہ معین الدین
چشتی اجمیری کی مین نظر سے نہین گذرا یہ شرف خداوند جلیل نے اس دفتری کو مرحمت فرمایا لطف یہ کہ اکثر شعرا کا کلام محبت آمیز
نظم عشق انگیز مع مخمسات و مسدسات مطبوع ہوا ہے تغافل خریداری باعث حسرت ہے فی نسخہ ۸/ **تحفۂ اقدس**
دیوان سایل المشتہی سے فقیر محمد فدا حسین چشتی - بمبئی بھنڈی بازار بزم چشتیہ